

چالپاز

تحریر: محمد شعیب فیصل آباد

《 》

تحریک امام حبیب

بھرت ہزار انسان اپنے فاکرے کے لیے
اور اس وقت کی فاکرہ کو بریانا ہے پر ابھ
ہیں خسان اپنے اٹھا ہوا ہے اور سب سے
چو کہ بھرت ہلانا مسافت کی نشانی ہے۔
اس بھرت کی ہی بھرت بنائے کتے ہی
دل دیکھی ہوئے کی کھرا جڑ بھی جاتے ہیں اگر
کسی شخص نے کوئی چوری کیا ہے اور پولیس
نک کی بند پر پکڑ لی ہے تو اسے بھرت کو
چھوٹے کیلئے کی بھرت ہو لے گا اور اسی
ساری بھرتی باتوں میں سے ہی کوئی ایک
بھرت اسی کو پکڑ والے میں دکر دینا ہے
انسان دھن انسان اپنے آپ کو اچھا ثابت
کرنے کے لیے بھرت دھن دھناتی کرتا ہے
لیکن ہزاروں سال ہائیں سے ہی دوسرے
کے نظریہ میں انہ کو دھناتا ہے۔ اگر یہ بھی

دیکھا ہے کوئی شخص خدا کی جگہ میں کسی پر
بھرت ہاتھ دتا ہے تو اس بھرت پر لے
والے کوئی کوئی پاتی ہے اسی طرح اگر
کسی ایمان دار انسان پر کوئی بھوت اڑام
گیا ہے تو دواچے سچ ہونے کی نادت سے
بہت آرام سے کھانچا پھینک دیا گیا ہے کہ
پتا ہے کیلئے اس کا دل مطمئن ہوتا ہے اور
وہ انسان نے بغیر کسی بھوت کے ایک دفعہ
عی اپنی سچائی بیان کرنی ہوتی ہے۔ اگر ایک
بھرت جوئے شخص نے بھوت کے ساتھ کچھ
بادام بیان دینا ہوتا ہے وہ اس لیے کسی کو
اپنی پوری پکڑے جانے کا کار ہوتا ہے اور
کچھ بھرتی بھرت کو بھوت اور بھرت کو بھوت
کرنے کے لیے کانی ہوتی ہے۔ کیلئے ایک
جسے انسان کے دل میں بھوت ایک بند

ہیسا ہوتا ہے جس سے ہزارے ہزار بھوت بکڑے
جانے کے زارے آسنا ہوتا ہے۔ لیکن پھر
بھی انہیں کو بھوت ہمارے معاشرے میں
ایجاد نہیں کیا ہے کیلئے معلوم ہوتا ہے کہ
جیسے اس کے بغیر گزارا نہیں اور ہمارے
معاشرے میں پانی جانے والی ہے کسی کی
بنیادی بھرتی ہے بھرت ہے دیانتیں اعلیٰ
مقام تک پہنچنے کے دروے میں ایک بھوت
کا راستہ اور دوسرا سچائی کا راستہ بھوت ہولی
کر دم تو ہوگا پر دہانی کے ساتھ اور بھرت ہولی
کر دہانی ہوگا لیکن ساتھ ساتھ دھرتی
بھی لے گی اور دل میں مرجھی لگا ہے لیکن
قہقہے سے دل سے اور ہیشت کے بھوت ہر جو
کیلئے انسان دھرتی میں سے وہ راستہ
نہیں جس میں نہ کراخت میں نہ بھرتی ہے۔

[illegible]

ایک بیوی نے کہا کیا ایک رات کی سحر یہ مہلت
تجربہ کرنا؟ "سیاح" نے غصہ میں ہاتھ دھو کر
غصے اپنے سامنے کھڑے ہو کر کہا: "میں مال آئی جو
کو بے بسی کی دردی بھینٹے، یہ قہار کے حکم کے تحت
"نہ۔۔۔" اولیٰ کے سامنے دنگ۔
یہ ہیں وہ دنگ ہاں! "مرند۔۔۔" وہ غصے کی بوند
بیتوں کے ساتھ وہ دھڑک دھڑک کے سامنے آیا۔
خدا۔۔۔ یہ تمہارے پاس صرف لاسٹ دھڑک ہے
اور کچھ نہیں تم کوں وہ دن گناہ کو کیل تک
دھکا ہے میں کو ہر ہے قربان! "سیاح" نے ہار کر کہا
"میرے نہیں بوند۔۔۔" "سیاح" نے ہار کر کہا
"خیر! میں نہیں جانتی کہ میں کو کیا ہے نہ
۔۔۔" "سیاح" نے ہار کر کہا
"میں نہیں جانتی۔۔۔" "سیاح" نے ہار کر کہا
"میں نہیں جانتی۔۔۔" "سیاح" نے ہار کر کہا
"میں نہیں جانتی۔۔۔" "سیاح" نے ہار کر کہا

گلدستہ

حضرت مولیٰ بن محمدی انسان بڑا استاد ہے۔ جھوٹ بڑا ہے۔ جھوٹ کی جھوٹ میں جھوٹ ہے۔ جھوٹ میں جھوٹ راج میں جائے قسب سے پہلے اپنی قراردار خدیجہ کی زندگی کا ہے جس سے معاشرے میں بگاڑ کی فحشاءات ہوتی ہے۔ اس کے آپ کے خطاب کے جھوٹ کا جانا چاہئے ہیں جو اس کے چہرے کو بھڑک کر دیکھ سکی، نظر کو رگبات نہیں کرے گا جیسا دوسرے دیکھے گا آپ کے اور اپنے کچھ کوئی چیز اٹھا کر کے کاٹ کر لے لے والا جرات مند ہے اس کے چہرے پر گھنچ گھنچا ہوتی ہے مصروفی میں نہیں ہوتا ہے ضرورت ہے اگر ہم اپنے آپ کو تسلیم کرنا چاہتے ہیں تو اپنے اندر کوئی کچھ کو تسلیم کرنا ہوگا اور ہر کش جھوٹ کی طرف دھج اور ترقی میں ماحول ہوا اور دارا ماحشر مدانی ماحشر اسلام کا دروزہ ماحشر نہیں بنائے گا۔

[illegible][illegible]

غزل
نزد حُسنِ جہیں خیا

سیاستدان

[illegible][illegible][illegible]

دانت کیا۔ وہ پہلے تھما کر بس بیٹھ ہی گئی تاخیر
 آگیا۔ سب اپنی اپنی جگہ پر دو ڈھکڑی طرح
 گئے۔ مہمانوں کو کچھ لئے فرمے۔ جانکیا

داستان دل آپ کا اپنا ادبی اخبار ہے اس میں آپ اپنی تحریریں آبِ بیتیاں

افسانے، ناول، غزلیں، مزاحیہ شاعری، ڈائری، سولہظی کہانی، اور اپنی شائع شدہ بکس پر تبصرے کیلئے جلد از جلد رابطہ کریں۔

خط و کتابت :- ندیم عباس دھکو 0322/9454228 چک نمبر 79/5 لاکھانہ 78/5 ل تحصیل
 Email address: abbasnadeem283@gmail.com۔ خط و کتابت کے لیے

[illegible][illegible]

﴿زندگی بھر کا روگ﴾

عنبر بن اختر۔۔ لاہور

[illegible]

۱۔ افسانہ
 ۲۔ ناول
 ۳۔ کہانی
 ۴۔ کہانی
 ۵۔ کہانی
 ۶۔ کہانی
 ۷۔ کہانی
 ۸۔ کہانی
 ۹۔ کہانی
 ۱۰۔ کہانی
 ۱۱۔ کہانی
 ۱۲۔ کہانی
 ۱۳۔ کہانی
 ۱۴۔ کہانی
 ۱۵۔ کہانی
 ۱۶۔ کہانی
 ۱۷۔ کہانی
 ۱۸۔ کہانی
 ۱۹۔ کہانی
 ۲۰۔ کہانی
 ۲۱۔ کہانی
 ۲۲۔ کہانی
 ۲۳۔ کہانی
 ۲۴۔ کہانی
 ۲۵۔ کہانی
 ۲۶۔ کہانی
 ۲۷۔ کہانی
 ۲۸۔ کہانی
 ۲۹۔ کہانی
 ۳۰۔ کہانی
 ۳۱۔ کہانی
 ۳۲۔ کہانی
 ۳۳۔ کہانی
 ۳۴۔ کہانی
 ۳۵۔ کہانی
 ۳۶۔ کہانی
 ۳۷۔ کہانی
 ۳۸۔ کہانی
 ۳۹۔ کہانی
 ۴۰۔ کہانی
 ۴۱۔ کہانی
 ۴۲۔ کہانی
 ۴۳۔ کہانی
 ۴۴۔ کہانی
 ۴۵۔ کہانی
 ۴۶۔ کہانی
 ۴۷۔ کہانی
 ۴۸۔ کہانی
 ۴۹۔ کہانی
 ۵۰۔ کہانی
 ۵۱۔ کہانی
 ۵۲۔ کہانی
 ۵۳۔ کہانی
 ۵۴۔ کہانی
 ۵۵۔ کہانی
 ۵۶۔ کہانی
 ۵۷۔ کہانی
 ۵۸۔ کہانی
 ۵۹۔ کہانی
 ۶۰۔ کہانی
 ۶۱۔ کہانی
 ۶۲۔ کہانی
 ۶۳۔ کہانی
 ۶۴۔ کہانی
 ۶۵۔ کہانی
 ۶۶۔ کہانی
 ۶۷۔ کہانی
 ۶۸۔ کہانی
 ۶۹۔ کہانی
 ۷۰۔ کہانی
 ۷۱۔ کہانی
 ۷۲۔ کہانی
 ۷۳۔ کہانی
 ۷۴۔ کہانی
 ۷۵۔ کہانی
 ۷۶۔ کہانی
 ۷۷۔ کہانی
 ۷۸۔ کہانی
 ۷۹۔ کہانی
 ۸۰۔ کہانی
 ۸۱۔ کہانی
 ۸۲۔ کہانی
 ۸۳۔ کہانی
 ۸۴۔ کہانی
 ۸۵۔ کہانی
 ۸۶۔ کہانی
 ۸۷۔ کہانی
 ۸۸۔ کہانی
 ۸۹۔ کہانی
 ۹۰۔ کہانی
 ۹۱۔ کہانی
 ۹۲۔ کہانی
 ۹۳۔ کہانی
 ۹۴۔ کہانی
 ۹۵۔ کہانی
 ۹۶۔ کہانی
 ۹۷۔ کہانی
 ۹۸۔ کہانی
 ۹۹۔ کہانی
 ۱۰۰۔ کہانی

زندگی بھر کا روگ

ہمارے ہر انسان کے وجود میں ایک ایسا ہی راز ہے جس کی تلاش میں ہم سب اپنے اپنے سفر پر ہیں۔ یہ سفر ہماری زندگی ہے، جس میں ہم اپنے آپ کو جاننے، سمجھنے اور بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ زندگی بھر کا روگ، یہ ہے کہ ہم اپنے اندر کی باتوں کو سمجھ سکیں، اپنے جذبات کو قابو میں رکھ سکیں، اور اپنے حلقے میں لوگوں کو سمجھ سکیں۔
 زندگی بھر کا روگ، یہ ہے کہ ہم اپنے اندر کی باتوں کو سمجھ سکیں، اپنے جذبات کو قابو میں رکھ سکیں، اور اپنے حلقے میں لوگوں کو سمجھ سکیں۔ زندگی بھر کا روگ، یہ ہے کہ ہم اپنے اندر کی باتوں کو سمجھ سکیں، اپنے جذبات کو قابو میں رکھ سکیں، اور اپنے حلقے میں لوگوں کو سمجھ سکیں۔
 زندگی بھر کا روگ، یہ ہے کہ ہم اپنے اندر کی باتوں کو سمجھ سکیں، اپنے جذبات کو قابو میں رکھ سکیں، اور اپنے حلقے میں لوگوں کو سمجھ سکیں۔ زندگی بھر کا روگ، یہ ہے کہ ہم اپنے اندر کی باتوں کو سمجھ سکیں، اپنے جذبات کو قابو میں رکھ سکیں، اور اپنے حلقے میں لوگوں کو سمجھ سکیں۔

عُزْل

[illegible]

فر

کہ : دانش دہانت ہے اسے کیا معلوم
توئی : نہ کیا دور کا حصار ہے اے کیا معلوم
و توں میرے تعاقب میں آیا ہے
یار میں سنا خدا ہے اے کیا معلوم
ہم میں : تو بہت شایہ سب سے مل کر
ہاں بروک لکھس کیا ہے اے کیا معلوم
و بھی : اک خشن کا دینے والا کرتا تھا
کے جانتے کا غصہ ہے اُسے کیا معلوم
و جو چہو ہے زانے کا بھیر مارا
س میں اک اور بھی چڑے اُسے کیا معلوم
و نہیلا ہے : کہہ دو کہیں اُسے تیرے
شک میں غم کا ہوا ہے اے کیا معلوم
و عورت : عورت

دردِ دل

میں اپنے درد کو لکھوں میں کونسا ہوں اکثر
تجے خوابوں ، خیالوں میں ڈھونڈا ہوں اکثر
جب بھی تو مرق غمِ نازدہن سے اُٹھ کر دو جاے
میں تو کہیں سے قہما پو پو چلتا ہوں اکثر
میں جسے خیالوں سے قہیم ہوں میں قدر
گردِ پاؤں سے چاروں نازدہن ہوں اکثر
اپنے جذبوں کی ادب بھی تو قہم دیکھو تو
جہاں سے تو غم سے نیش اُڑا رہا ہوں اکثر
دل کی تھکین الٹ بھی ہے کتنی عجب

سالار میں ساغر کو لے کر دوتا بن ڈاکٹر
 تم خود سوچ کر بھی قرعہ نہ نہر سکھو گے
 سورج غرق میں قال کو بھی بچھڑا ہوں اکثر
 کہیں اب ہونیاں کی سرافت سے تھک جاتا ہوں
 جانی میں اپنے آپ کو بھی مجھڑا ہوں ڈاکٹر
 شاعر: شمس باہاؤ الدین بلوچ سہیل

غزل

آنکھست کرنے والے آنسو رواں آئیں گے
 غم کے آدن یہ غم سایہ نہیں کرتے
 محبت کز جنت کیا راحت میں گئی ہو
 ایسے لوگوں سے دن گایا نہیں کرتے
 جنت کا پادشاہ ہوا ان کا آئینہ کرتے
 جس شجر پر رہے جس کا ہر جھڑ
 اسی پر چمکے آئینہ بنائے نہیں کرتے
 آئینہ بنائے نہیں کرتے
 آئینہ کو اندر چلا تاپا نہیں کرتے
 قیامت میں بن گئی جہنم پرانی آئینہ
 چھڑنے لگی یادوں میں بخت کھلا نہیں کرتے
 شاعر: شمس باہاؤ الدین بلوچ سہیل

